جسم کی پریشانی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " مؤمنین کی مثال آپس میں محبت، رحم وکرم اور لطف وھمدردی میں ایک جسم کی طرح ہے، کہ جب اس جسم کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم اس کی وجہ سے بخار اور بےخوابی کی بے چینی محسوس کرتا ہے "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " مؤمنین کی مثال آپس میں محبت، رحم وکرم اور لطف وھمدردی میں ایک جسم کی طرح ہے، کہ جب اس جسم کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم اس کی وجہ سے بخار اور بےخوابی کی بے چینی محسوس کرتا ہے" بخاری ومسلم.

سائنسی حقیقت:

زخم یا کسی مرض کے لاحق ہونے کی وجہ سے پورے انسانی جسم کے متاثرہونے کے سلسلے میں بہت سارے حیرت انگیز حقائق جدید اور سائنسی تحقیقات کے نتیجہ میں سامنے آئےہیں ۔ اور جسم کے کسی عضو میں کوئی زخم یا مرض لگنے کی وجہ سے پورے جسم پر ظاہر ہونے والے دفاعی اسباب اورعملی اثرات کا انکشاف ہوا ہے۔ اور ان اثرات کا عضو کی تکلیف میں تسلسلی تناسب ہوتا ہے۔ عضوکے اندر مرض کی شدت جتنی زیادہ ہوتی ہے۔ جسم کی طاقتیں اس اعتبار سے مرض کے بڑھنے کو روکتی ہیں۔ اور شفا یابی کے حصول کیلئے کوشش کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب کوئی عضو کسی مرض سے دوچار ہوتا ہے تو دماغ کے مراکز غدہ نخامیہ کو ہرمون دور کرنے کے طرف متوجہ کرتے ہیں جو باقی حواس خفتہ کو ایسے مادے دورکرنے کا حکم کرتا ہے۔ جو تمام اعضاء جسم کو مریض عضو کے تئیں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کو حکم دیتا ہے۔ اور جسم کے تمام اعضاء تکلیف محسوس کرتے ہیں اس طور پر کہ وہ اپنی پوری طاقت مریض عضو کی خدمت پر صرف کردیتے ہیں ۔ مثلا دل تیزی سے دھڑکنے لگتا ہے تاکہ ایسے وقت میں جبکہ خون کی نالیاں خشک ہو جاتی ہیں تیزی کے ساتھ خون کی سپلائی ہو اورپھر یہ خون ان نالیوں تک پھونچے جو اس زخم یا مرض والے عضو کے ارد گرد ہیں جس کی وجہ سے وہ کھل کر ضرورت کے اعتبار سے طاقت اکسیجین، دفاعی اجزاء ہرمون اور حفاظتی مفید ایسڈ حاصل کرتی ہیں۔ اس کی شکایت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے اور بےجان ہو جانے والا ہے جس سے جمع شدہ چربی ختم کرنے لگتا ہے۔ تا کہ وہ بذات خود متاثر عضو کی نفع رسانی کیلئے اس کی ضرورت پوری کرے تا کہ مرض کنٹرول میں آجاۓ اور جسم کے تانے بانے پر ہو جائیں۔ تا کہ اسکے بعد جسم خود بخود اپنی اصلاح اور تعمیر کرسکے ۔ اورزخم سے اٹھنے والے اشارات ایسی شکایت اور فر یاد کی شکل میں ہوتے ہیں،جس سے پورے جسم مشینری حرکپ میں آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے عصبی دھڑکنین متاثر مکان سے چل کر دماغ تک پھونچتی ہیں۔ جہاں احساس کے اور غیر ارادی حکم کے مراکز ہیں اور خون کے بہلے قطرہ کے ساتھ کیمیائی مادےاٹھتے ہیں۔ اور جسم کے تمام اعضاء اپنے اپنے اعتبار سے ان کو قبول کرتے ہین ، اور عمل شروع کرتے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ انسانی جسم کی پوری طاقت اور اسکے تمام اعضاء اس متاثر عضو کی خدمت میں لگ جاتے ہیں۔

سبب اعجاز:

حدیث کا صحیح مدلول وہی ہے جو آجکل طبی طور پر ہو رہا ہے، چنانچہ جسم کے تمام اعضاء ایک دوسرے کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ اور عربی زبان میں تداعی کے معنی ان سب کو محیط ہیں۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یاکہ امت اسلامیہ کے اندر ایسی محبت ، رحمت وشفقت اور لطف وھمدردی ہونی چاہئے جس طرح کہ کہ ایک جسم ہوتا ہے۔ کہ جب اس کا کوئی عضو کوئی تکلیف محسوس کرتا ہےتو پورا جسم اس کی وجہ سے بے چین ہو جاتا ہے اور تکلیف محسوس کرتا ہے اور جسم کی بے چینی کیلئے " تداعی" کلمہ سے زیادہ مناسب اور بہتر کلمہ نہیں ہو سکتا، جب جسم کا کوئی ایک عضو متاثر ہو اور پورا جسم پریشان ہو اور صفت مختصر جملہ شرطیہ کی شکل میں آتی ہے، جس میں "اشتکی " فعل شرط ہے، اور اس کا جواب " تداعی" ہے، چنانچہ ایک ہی وقت میں سائنس ، لغوی اور بلاغی تین اعجاز جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی جسم میں ہونے والے تغیرات کی حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے، کہ کسی بھی آدمی کے لئے مشاھدہ کے بعد بھی ایسے جامع کلمات میں اور جامع اسلوب میں جو تمام معانی کو محیط ہواس کو

بیان کرنا نا ممکن ھے، جس میں تشبیہ کا اسلوب بھی ھے جواس مفھوم کو اچھی طرح ذہن نشین کر دیتا ھے اور یہ عجیب بات ھے کہ اطباء عصبی نظام کیلئے ایک ایسا کلمہ استعمال کرتے ھیں جو جسم کو کوئی خطرہ یا مرض لاحق ھونے کی صورت میں متاثر ھوتا ھے انھوں نے اسکے ذریعہ اس نظام کےعمل کی حقیقت بیان کی ھے۔
جس کا لفظی ترجمہ یہ ھے کہ آپس میں محبت کرنے والا، اور شفقت کرنے اور ھمدردی کرنے والا، اور من وعن وھی چیز ھے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بیان فرمایا ھے۔

پاک ھے، وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، تا کہ وہ اس کو تمام ادیان پرغالب کر دے ، اور واضح آیات اور نشانیوں اور جوامع الکلم سےاس کی تایید کی۔